فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم: بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۶۸	۸ رمضان ۱۳۸۹ھ ۔ ۱۹ نبوت ۱۳۴۸ ہش ۔ ۱۹ نومبر ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اِس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجرِ عظیم ہے

صَوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے اور اس سے کشف کا دروازہ کھُلتا ہے

(۱) "رمض سُورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذّتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اس لئے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوُا۔ اہلِ لُغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اِسلئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ رُوحانی رمض سے مراد رُوحانی ذوق وشوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رمض اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوجاتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ر جولائی ۱۹۰۱ء)

(۲) "رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔" (الحکم ۲۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

(۳) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صَوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے۔ اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھُلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔" (البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۴) "قرآنِ کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اِس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔" (الحکم ۳۱ر جنوری ۱۸۹۹ء)

(۵) (الف) "سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اسکو اطاعتِ امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔" (الحکم ۳۱ر جنوری ۱۸۹۹ء)

(ب) "شریعت کی بنیاد دقّت پر نہیں بلکہ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اسکی رخصتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔"

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۸ر نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے البتہ کچھ ضعف سا محسوس ہوتا ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہوچکی ہے محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ سیدہ امۃ الباقی عائشہ صاحبہ سلمہا کا گلے کا اپریشن آج ۱۸ر نبوت کو سی ایم ایچ لاہور میں ہو رہا ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپریشن ہر طرح کامیاب رہے اور مولا کریم صاحبزادی صاحبہ سلمہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

وقفِ جدید کا سال ختم ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی ہے

جیسا کہ احباب جانتے ہیں وقفِ جدید کا سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہوجاتا ہے۔ ایسے دوست اور جماعتیں جنہوں نے تاحال اپنے وعدہ جات پورے نہیں کئے یا جنہوں نے نیّت کی تھی کہ وہ سال کے آخر میں اپنا چندہ ادا فرمائیں گے وہ جلد تر اپنے وعدہ جات پورے فرماویں۔

ایسا ہی وہ دوست جو اپنی وقف شدہ اراضی کی پیداوار وقفِ جدید کو دیا کرتے ہیں جلد از جلد اپنا حصّہ ادا فرما کر ممنون فرماویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

داخلہ ایم۔ اے عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ربوہ کے پُرسکون اور دینی ماحول میں جو طلباء اور طالبات ایم۔ اے عربی میں داخلہ کے خواہشمند ہوں وہ فوری توجہ کریں۔ داخلہ بغیر لیٹ فیس دس دن کے لئے ۲۰ر نومبر سے شروع ہوگا۔ کلاسز ۲۲ر نومبر سے شروع ہوجائیں گی۔ گزشتہ سالوں سے نتائج سو فیصد آرہے ہیں۔ طالبات کے لئے پردہ کا تسلی بخش انتظام ہے۔ مستحق طلباء کو فیسوں کی مراعات دی جاتی ہیں۔ فارم داخلہ دفتر سے مل سکتے ہیں۔

ہوسٹل میں رہنے کے لئے طالبات پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت کو لکھیں۔

(پرنسپل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

زکوٰۃ اور اسکی اہمیت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتُعْطِينَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب الکنز ماھو وزکوٰۃ الحلی ص۲۱۸)

حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا ان کی زکوٰۃ بھی دیتی ہو اس نے جواب دیا نہیں یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تُو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالٰے قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سُنکر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اُتار لئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسولؐ کے لئے ہیں جہاں چاہیں آپؐ خرچ فرمائیں ٭

(۲)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔

(مسلم کتاب الامارہ باب تحریم ھدایا العمال ص۱۹۸ ج۲)

حضرت عبدالرحمان بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک آدمی کو جس کا نام ابن لُتبیّہ تھا محصّل صدقات مقرر کیا۔ جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپؐ کا ہے اور یہ تحفہ کے طور پر مجھے ملا ہے

اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا دیکھو مَیں تم میں سے ایک آدمی کو کوئی ایسا کام سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالےٰ نے میری نگرانی میں دیا ہے۔ پھر جب وہ کام کر کے واپس آتا ہے تو کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ اگر وہ سچّا ہے تو کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہا اور تحفے اور ہدیے اس کے پاس آتے رہے۔ خدا کی قسم جو شخص بھی تم میں سے کچھ بغیر حق کے لے گا وہ قیامت کے دن اُسے اُٹھائے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہوگا۔ پس، تم میں سے کسی کو مَیں وہاں نہ دیکھوں کہ اللہ تعالےٰ کے حضور وہ حاضر ہو اور اُونٹ اُٹھائے ہوئے ہو جو کہ بلبلا رہا ہو۔ وہ گائے اُٹھائے ہوئے ہو اور وہ ہنکا رہی ہو۔ وہ بکری اُٹھائے ہو اور وہ ممیا رہی ہو۔ پھر آپؐ نے اتنے اُونچے ہاتھ اُٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا اے اللہ مَیں نے تیرا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا ٭

درخواستِ دعا

میرے والد محترم محمد صادق صاحب فاروقی آجکل شدید بیمار ہیں۔ بیماری کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ والد صاحب محترم کی صحتِ کاملہ و شفاءِ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عزیزم محمد زکریا بہاولنگر میں بخار حدّ ت میعادی شدید بیمار ہے اس کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد اسلم فاروقی۔ ربوہ)

رباعیات

تم پاس چلے آتے ہو جس دم پیارے
ہوتے ہیں فراموش مصائب سارے
بن جاتا ہے ایسا دلِ نشیں خوابِ حیات
بھیگی ہوئی رات میں ہوں جیسے تارے

(۲)

اِک بھی نہ کھلا نکتۂ اسرارِ وجود
اِک بھی نہ ملا رشتۂ دیبائے شہود
فرزانہ اِسی فکر میں دائم غمناک
مستانہ مئے عشق سے ہر دم خوشنود

(۳)

اُٹھ، فکرِ کم و بیش ہے فرزانوں کو
اُٹھ، زیرِ فلک غم نہیں مستانوں کو
دو نانِ جویں، آبِ خنک، سینۂ شاد
یہ چیز میسّر نہیں سلطانوں کو

(سعید احمد اعجاز)

خطبہ جمعہ

الدّین کے گیارہویں معنی یہ ہیں کہ جزا و سزا کے فیصلوں منصوبہ بندی کرتے وقت بھی ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنیں

کارکنوں کو بہترین خدمت بجالانی چاہیئے اور ان کی اجرت بھی ان کی بہترین کارکردگی کے مطابق معیّن ہونی چاہیئے

اپنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے بعد جو زائد اموال بچیں انہیں بھی مخلوقِ خدا کی بہبودی کے لئے خرچ کرو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ (البینہ) کی نہایت لطیف اور پُرمعارف تفسیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ راخاء ۱۳۴۸ ہش (۳ ر اکتوبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب ایم - اے ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔
میں نے

گذشتہ خطبہ میں بتایا تھا

کہ تدبیر اور منصوبہ بندی (PLANNING) (پلاننگ) کا وہ حصہ جو انسان کے اختیار میں دیا گیا ہے۔ اور جس کے متعلق یہ ہدایت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بنتے ہوئے اپنی تدابیر کیا کرو۔ یا اپنا منصوبہ بنایا کرو۔ اس تدبیر کے ساتھ یا اس منصوبہ بندی کے ساتھ تین چیزوں کا تعلق ضروری ہے۔ اوّل۔ اعداد و شمار اکٹھے کرنے کا۔ دوم۔ ان اعداد و شمار کے پیش نظر منصوبہ بندی کی تفاصیل طے کرنے کا۔ میں نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں اپنے اس مضمون میں جو اقتصادیات سے تعلق رکھتا ہے۔ ان دو باتوں کے متعلق جو در اصل "الدین" کے دو معنوں (نویں اور دسویں تعلق معنے) پر مشتمل ہیں۔ بیان کیا تھا آج اس منصوبہ بندی کی تیسری شق یعنی الدین کے گیارھویں معنے کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں

الدّین کے گیارھویں معنے

یہ ہیں کہ جو بھی تدبیر کی جاتی ہے۔ یا جو بھی منصوبہ بنایا جاتا ہے اس کے ایک بڑے حصے کا تعلق جزا اور بدلے سے ہوتا ہے۔ پس ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی منصوبہ بندی میں ایسے فیصلے کئے جائیں کہ جن کا تعلق جزا یا بدلہ دینے سے ہو تو اس میں بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جب ہم

اللہ تعالیٰ کی صفات

کے ان جلووں کو جنہیں قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ دیکھتے ہیں اور ان پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جزا دینے یا بدلہ دینے کے جو جلوے ہیں وہ اصولی طور پر ان آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ جن کی میں اس وقت مختصراً تفسیر بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ سورہ عنکبوت میں فرماتا ہے۔

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ (آیت ۸)

کہ

اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے

جزا اور بدلہ دینے کے سلسلہ میں اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ انسان کے اعمال کی جو بہترین جزا ہو سکتی ہے۔ وہ جزا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے۔ یعنی انسانی اعمال کی جزا یا بدلے کا تعلق ان جلووں کے ماتحت ہوتا ہے۔ جس کا ذکر اس آیہ کریمہ کیا گیا ہے۔

پس ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ جب ہماری منصوبہ بندی بدلے دینے کے فیصلے کرے تو یہ فیصلے بہترین بدلے کے مظہر ہونے چاہئیں۔ بہترین بدلہ محض مزدوری یا اجرت کے اصول پر نہیں دیا جا سکتا۔ ایک تو اس لئے کہ یہ ایک اندھا اصول ہے۔ اس کی رو سے مثلاً ایک اچھے کام کرنے والے (UNSKILLED) (غیر ماہر) مزدور کو بھی عام طور پر وہی تنخواہ دی جاتی ہے۔ جو ایک درمیانے درجے کے مزدور کو ملتی ہے۔ ایک بڑے عقلمند اور بڑے ذہین اور بڑی توجہ سے کام کرنے والے کلرک یا کسی کارخانے کے افسر کو جس کی کارکردگی کے نتیجہ میں

پیداوار میں معتد بہ اضافہ

ہوتا ہے اور آمدنی میں بڑی ترقی ہوتی ہے۔ ایک مقررہ تنخواہ دی جاتی ہے اگر اس کی جگہ کوئی درمیانے درجہ کا افسر آجائے تو اس کو بھی وہی تنخواہ ملے گی۔ جو اس اچھے افسر کو دی جاتی رہی ہے۔ حالانکہ ان دونوں کی حسن کارکردگی میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اظہار اس قسم کے اندھے ماحول سے پاک ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نور ہی نور ہے۔ اور وہ تو بصارت اور بصیرت کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ اور اس کی تمام صفات کی طرح یہ جزا اور بدلہ دینے کی صفت بھی ہر چیز کی ضرورت کے مطابق جلوہ گر ہوتی ہے

پس ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارے اقتصادی نظام میں جب بھی

اجرتوں کی ادائیگی کا سوال

پیدا ہو تو اس وقت اس بات کو بھولنا نہیں چاہیئے کہ کام کرنے والے ہر مزدور یا کلرک کو۔ ہر افسر یا منتظم یا منیجر کو اس کام کی بہترین اُجرت ملنی چاہیئے۔ تاہم انسان کا علم محدود ہے۔ اور اس کے راستہ میں ہزار روکیں ہیں۔ اور اسی نقص اور کمزوری ہی کے نتیجہ میں تنخواہ کا اصول بنایا گیا۔ بالعموم کمزوری دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ انسان کا علم ناقص ہے۔ ہر چیز انسان کے سامنے نہیں ہوتی۔ اور دوسری کمزوری یہ ہے کہ جو بات اس کے اختیار اور طاقت میں ہے اس میں بھی وہ کمزوری دکھاتا ہے۔ وہ اتنی محنت نہیں کرتا جتنی اسے کرنی چاہیئے تھی اور جس کی وہ قدرت رکھتا تھا۔ مثلاً ایک کارخانہ ہے اس میں پانچ سو یا ایک ہزار مزدور کام کر رہا ہے۔ تو اگر اسلامی اصول کو اس میں پوری طرح لاگو کیا جائے۔ تو یہ ضروری ہوگا کہ ایک رجسٹر ہو جس میں ہر مزدور کی کارکردگی درج ہو کیونکہ اس کی مزدوری یعنی اس کے کام ہی سے یا اس کی توجہ اور اس کی محنت ہی سے اس کارخانے کی مجموعی پیداوار پر ایک خاص اور خوشکن اثر ڈالتا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ سارے مزدوروں کا پیداوار میں ایک جیسا حصہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک کی

قابلیت اور توجہ کا معیار

الگ الگ ہے۔ ایک مزدور ہے جس میں زیادہ قابلیت ہی نہیں۔ اپنی قابلیت کے لحاظ سے وہ بیشک پوری توجہ بھی دیتا ہے۔ لیکن کم قابلیت ہونے کی وجہ سے وہ اتنا پیدا نہیں کر سکتا نہ پیدا کرتا ہے کہ جتنی پیداوار ایک دوسرے مزدور کی ہے۔ پس جب تک

پورے حالات سامنے نہ ہوں

اس وقت تک یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کس کو کتنی اجرت ملے۔ اور پھر یہ بھی کہ ایسی اجرت بہترین اجرت بھی کہلا سکتی ہے یا نہیں۔ ہمارے ہاں اجرتوں کا جو اصول کارفرما ہے اس کی رو سے شائد مزدوروں یا اجرتوں میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے انسانی ذہن نے ایک اور راستہ بھی سوچا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس راستے کو صحیح اور پورے طور پر اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے جلوے

اجرتوں کی تعیین کے سلسلہ میں

ہم بھی اپنی زندگیوں میں دکھا سکتے۔ اور اس طرح ہم بھی اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر بن سکتے ہیں۔ اور یہ مزدوروں کو بونس دینے کا رواج ہے۔ مختلف کارخانے اپنے مزدوروں کو مختلف شکلوں میں مختلف نسبتوں سے بونس دیتے ہیں۔ لیکن اسلامی اصول ادائیگی اُجرت کے مطابق اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ اس کے مطابق اجرتوں کی تعیین کرنی چاہیئے۔ شائد ہی کوئی کارخانہ ہو جو عمل کر رہا ہو۔

پس اگر ایسے رجسٹر ہوں جن میں ہر ایک مزدور کی حسن کارکردگی درج ہو تو سب مزدوروں کو ایک جیسی مزدوری ملنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح جب سال گزرنے کے بعد نفع کا حساب لگایا جائے۔ مثلاً ایک کارخانے کو پچاس لاکھ روپیہ نفع ہوا

اس نفع میں سارے شریک ہیں

یا اکثر شریک ہوں گے۔ لیکن ان کا حصہ مختلف ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک وہ مزدور ہے جس کی قابلیت بھی زیادہ تھی اور جس نے محنت بھی زیادہ کی۔ اور جس نے کام بھی زیادہ توجہ اور محبت و پیار سے کیا۔ اور اس نیت سے زیادہ کام کیا کہ اس طرح زیادہ سے زیادہ پیداوار جو میں کر سکتا ہوں وہ میں کروں گا۔ پس ایسے قابل ذہین۔ محنتی۔ اور نیک نیت مزدور کا حصہ بہرحال زیادہ ہونا چاہیئے۔ اس کے برعکس ایک ایسے مزدور کی جس میں اتنی قابلیت بھی نہیں۔ توجہ اور محنت سے کام کرنے کی اسے عادت بھی نہیں۔ سستی سے کام کرتا ہے اس کا وہ حصہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جو ایک اچھے مزدور کا ہے۔ پس مجموعی نفع میں حصہ دار بنانے میں ہر ایک کی حسن کارکردگی مدِ نظر رکھنی چاہیئے۔

بہرحال حکم یہی ہے کہ

تم بہترین عمل بجا لاؤ

تمہاری کارکردگی سب سے اچھی ہونی چاہیئے۔ اور پھر جس کی جتنی کارکردگی ہے اس کے مطابق مجموعی نفع میں اس کا حصہ معین ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں بہترین جزا بنتی ہے ورنہ محض تنخواہ یا اجرتوں کے اصول پر بہترین جزا یا بدلہ دینے کی صورت نہیں پیدا ہو سکتی۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب میں

اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

کے اصول کے مطابق کسی کے عمل کی بہترین جزا یا بدلہ دیتا ہوں تو تمہیں میری اس صفت کا بھی مظہر بننا چاہیئے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی یہ صفت دنیا میں جلوہ گر ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا مظہر بنتے ہوئے اپنی زندگی میں اس قسم کے فیصلے کرتے وقت بہترین جزا، بدلہ دینے کا جلوہ دکھانا چاہیئے۔ ہمیں

اللہ تعالیٰ کی صفات میں دوسری قسم کا جلوہ

یہ نظر آتا ہے۔

وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (النحل ۱۶: ۹۸)

پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں بہترین جزا دیتا ہوں۔ یہاں یہ اصول بیان فرمایا کہ میں بہترین عمل کے مطابق بدلہ دیتا ہوں۔ یعنی محنت سے کام کرنے والوں پر بہترین کام کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اس بہترین جزا یا بدلہ دینے کی صفت کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ ایک شخص مثلاً سال میں بارہ مہینے کام کرتا ہے اور اس کے نو مہینے کی کارکردگی بڑی اچھی ہے۔ لیکن تین مہینے کا کام کسی مجبوری کی وجہ سے جس میں بیماری بھی ہو سکتی ہے۔ ایسی بیماری جس کے نتیجہ میں رخصت لینے پر مجبور نہیں ہوا لیکن جس کی وجہ سے اس کی کارکردگی پر اثر پڑا۔ پس اس کی اُجرت کی تعیین اس کے بہترین کام کے زمانہ کے لحاظ سے ہونی چاہیئے۔

یہ نہیں کہ سمو دیا جائے یا یہ نہیں کہ کم کارکردگی یعنی اس کی مجبوری کی وجہ سے جو اس کی کارکردگی متاثر ہوگئی تھی اور اس میں کسی قدر نقص واقع ہوگیا تھا۔ اس کے مطابق اس کی اجرت کی تعیین کی جائے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دراصل اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ کام کرنے والا خواہ مزدور ہو یا کلرک۔ کوئی اور منتظم ہو یا مینجر۔ جو بھی ہو اسے اپنی قوت اور قابلیت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے پوری توجہ اور محنت سے کارکردگی دکھانی چاہیئے اور جنہوں نے ان کی اجرت چکانی تھی اور ان کی مزدوری کی تعیین کرنی تھی۔ ان سے یہ فرمایا ان کی اجرت کی ادائیگی ان کے بہترین کام کے زمانہ کے مطابق ہونی چاہیئے۔ یعنی وہ زمانہ جو ان کی کارکردگی کا بہترین زمانہ ہے اس کے مطابق ان کی اجرت یا مزدوری کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ یہ فیصلہ خواہ تنخواہ کی صورت میں ہو۔ یا مجموعی نفع میں شرکت کی صورت میں۔ دونوں صورتوں میں

بہترین کارکردگی کے مطابق اُجرت معین ہونی چاہیئے

اس صورت میں ایک اچھے مزدور کو ان ایام میں بھی دہی کچھ ملے گا جن میں وہ بیمار رہا ہے۔ بیماری کی وجہ سے اس کو چھٹی لینی پڑی ہو یا بیماری کی وجہ سے اس کی کارکردگی متاثر ہوئی ہو۔ بعض دفعہ مثلاً ہلکی سر درد کی وجہ سے انسان سمجھتا ہے کہ میں اتنا بیمار نہیں کہ رخصت لوں۔ لیکن یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ کہ وہ اتنا تندرست بھی نہیں کہ حسب معمول زیادہ قابلیت اور محنت اور توجہ سے بہترین کام انجام دے سکے۔ لیکن جب عذر جائز ہو اور بہانہ جو طبیعت کا تقاضا نہ ہو۔ صحیح عذر ہو واقع میں وہ بیمار ہو رخصت لینی پڑے یا بیماری کی وجہ سے اس کے کام پر اثر پڑا ہو۔ تو اس کے کام میں اس نقص کی بناء پر اس کی تنخواہ یا اس کے نفع کے متوقع حصہ پر اثر نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ اس کا جو بہترین کام ہے۔ اور بہترین کارکردگی رہی ہے۔ اس کو اس کے مطابق ہی اُجرت ملے گی۔ اگر وہ خدانخواستہ بیمار ہو جائے تو بیماری کے ایام میں پوری اجرت ملے گی۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں

بہترین عمل کی بہترین جزا

سے متعلق جو حکم دیا ہے اس پر ہمیں بھی غور کرنا چاہیئے۔ ہمارے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے کارکنان اللہ تعالیٰ کے فضل سے خواہ ہم ان کو واقف کہیں یا نہ کہیں۔ بہرحال وہ ایک طرح کے واقف زندگی ہی ہیں۔ کیونکہ وہ قربانیاں دیتے ہیں اپنے حقوق کو چھوڑتے ہیں (قربانی کا آخری مطلب ہے نا کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے حقوق کو چھوڑ دیتا ہے) پس اگر اس طرف پہلے توجہ نہیں ہوئی تو اب اگر یہ ممکن ہو۔ ہماری اتنی آمدنی ہو کہ ہم بیماری کی رخصتوں میں اپنے کارکنان کو پوری تنخواہ (جو کہ پہلے ہی کم ہے) دے سکیں تو ان کو ضرور دینی چاہیئے۔ ویسے ہمارے سارے کارکنان

خوشی سے قربانی دے رہے ہیں

اللہ تعالیٰ کسی دوسرے رنگ میں ان کی اس قربانی کی انشاء اللہ بہترین جزا عطا فرمائے گا لیکن اقتصادی دنیا کے لئے اس آیت کی رُو سے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون وضع کیا ہے اور اپنے اس جلوہ کا اظہار فرمایا ہے کہ میں جو سب سے اچھا عمل ہو اس کے مطابق جزا دیا کرتا ہوں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اگر انسان اس کی صفات کا مظہر بننا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ماتحت کے سب سے اچھے عمل اور اس کی سب سے اچھی کارکردگی کے مطابق اسے اُجرت یا مزدوری دیا کریں۔ اور اسی اصول کے مطابق پنشن مقرر ہونی چاہیئے۔ ویسے روحانی لحاظ سے انسان کی پنشن اس کی

موت کے بعد کی نئی زندگی

سے شروع ہوتی ہے۔ موت حقیقتاً اس زندگی کا اختتام نہیں بلکہ ایک نئی زندگی کی ابتداء ہے۔ اور یہیں سے روحانی طور پر پنشن کا آغاز ہوتا ہے اور اس دوسری زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی اصول ہے کہ بہترین عمل کے مطابق جزا ملے گی۔ لیکن اس دنیا کے حقوق کو اللہ تعالیٰ نے اس بنیادی اصول پر قائم کیا ہے کہ اس شخص یا اس کے خاندان کی قابلیتوں کے مجموعہ کی نشوونما کے کمال کے لئے جس چیز کی اسے ضرورت ہے۔ وہ اسے ضرور ملنی چاہیئے۔

اس دنیا میں انسان جس وقت پنشن کی عمر کو پہنچتا ہے۔ تو اس وقت عام طور پر اس کے خاندان کے بہت سے افراد خود کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے ۱۵۔۲۰ سال پہلے کے حقوق نہیں رہتے بلکہ کم ہو جاتے ہیں ان

حقوق کو مدِ نظر رکھ کر

اگر کم پنشن بنتی ہو تو پھر تو ٹھیک ہے۔ اس کی تنخواہ کا نصف اس کی پنشن مقرر ہوگی۔ یا مثلاً بیس سالہ سروس ہے تو شاید تنخواہ کا ½ حصہ بطور پنشن کے ملتا ہے یہ سارے اصول بنے ہوئے ہیں۔ لیکن ان اصولوں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اس اصول پر ہونی چاہیئے۔ جس کا اس نے جلوہ دکھایا ہے۔ کہ جب بھی جزا یا بدلہ دینے کا سوال پیدا ہو۔ میری صفات کے اس جلوہ پر عمل کرتے ہوئے بہترین جزا یا بدلہ کے طور پر مجموعی اجرت یا مجموعی نفع حصہ رسدی دینے کی کوشش کی جائے۔

اس دنیا میں

بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں

جن کی شادی بڑی عمر میں ہوئی یا جن کے اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت بعض بڑے بچے فوت ہوگئے۔ اور جس وقت وہ اپنی پنشن کی عمر کو پہنچے تو ان کی ساری اولاد تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کو اچھا ذہن بھی عطا کیا تھا۔

پس اُجرت کے لحاظ سے یہ رحیمیت کے جلوے ہیں۔ رحمانیت کے جلووں کا علیحدہ اصول ہے۔ رحیمیت کے جلووں میں یعنی جو اس نے کام کیا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں اتنا تنوّع پایا جاتا ہے کہ ایک ہی لاٹھی سے سب کو نہیں ہانکا جاسکتا۔

پس ایسے پنشن پانے والے جن پر ان کے حالات کے مطابق بوجھ دیا ہی ہے۔ کم نہیں ہوا کوئی بیٹا کما نہیں رہا۔ بچیوں کی شادی نہیں ہوئی۔ ان کو پنشن پوری تنخواہ کے برابر ملنی چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ انسان اپنی سہولت کے لئے رحیمیت کے ان جلووں کو

رحمانیت کی صفت

کے جلووں کے اندر لے آئے اور اس کی ضرورت کو دوسری طرح پوری کر دے۔ یہ تو ٹھیک ہے۔

اس صورت میں اس کی پنشن نصف رہے یا ایک تہائی یا چوتھائی رہے اگر اور صفت باری کے جلووں کی مظہریت میں اس کے سارے حقوق اس کو مل جاتے ہیں تو فبہا۔ اس کے سارے حقوق اس کو مل گئے۔ لیکن اگر

رحمانیت کے جلووں کی مظہریت

میں یا ان کے مظہر بننے کی جدوجہد میں اس کے وہ حقوق نہیں ملے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ رحیمیت کے جلوے ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اگر رحیمیت کے جلووں سے اس کے بعض حقوق کو نکالنا ہے تو پھر ضروری ہے کہ انسان رحمانیت کے جلووں میں اس کو لے آئے کہ قطع نظر اس کے کہ کسی کی کارکردگی کیا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جو اس کے حقوق قائم کئے ہیں وہ انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے بہر حال ہر ایک آدمی کے حقوق ادا ہونے چاہئیں اور اس کو آخری عمر میں ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

یہ تو تھا اس جزء سے تعلق رکھنے والا مضمون جو کارکردگی کے نتیجہ میں ایسی کارکردگی اپنی ذمہ داری ایسی محنت جو بڑی نمایاں ہے۔ اور جس کے مطابق دُنیا مزدوریاں دیا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ بعض جزاء اور اجر یا بدلے ایسے نہیں ہوتے جو ان ظاہری پیمانوں پر پورے اتریں۔ چنانچہ

جب منصوبہ بندی ہوتی ہے

تو PRIVATE SECTOR (پرائیویٹ سیکٹر) میں یعنی جہاں مختلف سرمایہ داروں نے روپیہ لگانا ہو بغیر کسی ایسے اصول کے جن کا اللہ تعالیٰ مطالبہ کرتا ہو مختلف لوگوں کو مختلف قسم کے کارخانے لگانے کی اجازت دے دی جاتی ہے یا ایسی شرائط عائد کی جاتی ہیں جن کا تعلق اس کے حق سے نہیں بنتا وہ حق جو اللہ تعالیٰ نے معین اور قائم فرمایا ہے مثلاً ایسے اشخاص جو کارخانہ کھولنے کے متمنی ہوتے ہیں اُن سے کہہ دیا جاتا ہے کہ BANK BALANCE (بینک بیلنس) دکھاؤ یا دوستیاں ہیں یا سفارشیں ہیں وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی نالائقیاں اس اقتصادی دنیا میں چل رہی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں بھی اپنی بعض صفات کے جلووں کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ مثلاً آج یا کل کے اخبار میں تھا کہ شکر کے کچھ اور کارخانے لگانے کی ضرورت ہے اسیطرح کپڑا بنانے کے کچھ اور کارخانے لگانے کی بھی ضرورت ہے۔ اب یہ کارخانے لگانے کی کسی نہ کسی پارٹی کو اجازت دی جائے گی۔ ان سے کہا جائے گا کہ ہم سہولتیں دیتے ہیں تم یہ کارخانے قائم کرو۔ یہ بھی دراصل ایک قسم کی جزا یا بدلا ہے جو ان کو دیا گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قسم کی اجازت کو بھی جزاء یا بدلہ قرار دیا ہے لیکن کس چیز کی جزاء؟ کیا اس چیز کی جزاء کہ کوئی رشتہ تھا۔ کیا اس چیز کی جزاء کہ مخلصانہ دوستی تھی۔ کیا اس چیز کا بدلہ کہ یہ پہلے ہی بڑا سرمایہ دار تھا۔ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو قبول نہیں کرتا اور نہ ان کو جائز وجہ قرار دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ

(طٰہٰ ۲۰ - ۱۲۷ - ۱۲۸)

فرمایا جو شخص یا گروہ یا جماعت یا MANAGEMENT (انتظام) اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل نہیں کرتی اور

اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کے احکام

کو بھلا دیتی ہے وہ رحمت کی تقسیم کے وقت بھی بھلا دی جاتی ہے اور جو خدائی ہدایت اور شریعت سے باہر نکل جاتا ہے اور اسراف کرتا ہے اور اپنے نفس کے حقوق سے زائد رکھنا چاہتا ہے یا زائد لینا چاہتا ہے اور دوسرے کی حق تلفی کرتا ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہوتا ہے کہ رحمت کی تقسیم کے وقت اس کو ترک کر دیا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے

سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ۔

(الانعام ٦ : ۱۵۸)

اللہ تعالیٰ کی صفات کا ایک یہ جلوہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو اس کی ہدایت پر عمل نہیں کرتے انہیں اللہ تعالیٰ اس بے عملی کی وجہ سے اس دُنیا میں بھی اور اگلی دُنیا میں بھی عذاب دیتا ہے اور اس دنیا میں عذاب کی ایک شکل یہ ہے کہ وہ اسکی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں

ان دونوں آیات پر جب ہم غور کرتے ہیں تو

ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں

اس قسم کا منصوبہ بناتے وقت کہ کس پارٹی کو شکر کا کارخانہ لگانے کی اجازت دی جائے یا کس پارٹی کو کپڑا بنانے کا کارخانہ لگانے کی اجازت دی جائے۔ یہ امر مدنظر رہنا چاہیئے کہ صرف وہ پارٹی یہ کارخانے لگانے کی مستحق ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اقتصادی اصولوں پر عمل کیا ہو اور وہ حقوق اپنے زائد اموال میں سے ادا کئے ہوں جن کے ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ہر ایسے شخص کو ہدایت کر رکھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جنہیں اس نے کمانے کی توفیق عطا فرمائی تھی یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم نے تمہیں یہ توفیق عطا کی ہے تم اپنے حقوق اور دوسروں کے حقوق کو پورا کرنے کے لئے جن اموال کی ضرورت ہے اس سے زیادہ کما لو۔ اور یہ اس لئے تھا کہ تم میری بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق ان زائد اموال کو (یہاں جب میں زائد اموال بولتا ہوں تو وہ اموال مراد ہیں جو ان کے اپنے حقوق کی ادائیگی سے زائد ہیں) میرے دوسرے بندوں کے جائز حقوق کی ادائیگی میں خرچ کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کارخانہ دار اپنی کمائی کے زائد اموال میں سے

دوسرے بندوں کے حقوق کی ادائیگی

میں خرچ نہیں کرتا اس کا یہ حق نہیں ہے کہ اسے ایک نیا کارخانہ کھولنے کی اجازت دی جائے بلکہ یہ حق تو اس کا بنتا ہے جو اپنے زائد اموال کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں خرچ کرتا ہے لیکن وہ جو اسراف کرتا ہے اور ظلم سے کام لیتا ہے اور اپنے لئے وہ حقوق تسلیم کروانا چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُسے نہیں دیئے اور دوسروں کے حقوق کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اور جو زائد اموال اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کے لئے دیئے گئے تھے یعنی یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو اموال ایسے شخص کو دیئے جاتے ہیں اس کے دو حصے ہیں ایک وہ حصہ جو اس کے اپنے حقوق اس کے خاندان کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اور اسکی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہیں لیکن اس کے ان اموال دوسرا حصہ یہ ہے کہ وہ اپنے اموال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو بھی حاصل کرے اس کے انعام اور فضل کا وارث بھی بنے یعنی اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق قربانی کرے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے مگر جو شخص اس دوسری ہدایت پر عمل نہیں کرتا اور اسراف کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جو یہ ہدایت ہے کہ صرف اپنے حقوق لینے کی تمہیں اجازت ہے سوائے اس کے کہ

جب بندوں کے حقوق ادا ہو جائیں

پھر بھی اموال بچ جائیں اور اس دُنیا میں ایسا ہو جاتا ہے۔ پس اس صورت میں اس کو فرمایا کہ مَیں نے تمہارے لئے خرچ کی جو جائز راہیں کھولی ہیں اُن پر تم اپنا روپیہ خرچ کر سکتے ہو۔ ناجائز یا حرام اخراجات کی اجازت نہیں دی جا سکتی یعنی کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اے میرے ربّ تُو نے مجھے کمانے کی توفیق عطا کی تھی مَیں نے تیری اس توفیق کے نتیجہ میں ایک سال میں ۱۰ لاکھ روپیہ کمایا۔ تُو نے میرے حقوق قائم کئے تھے مَیں نے اپنے حقوق کے طور پر یا اپنے خاندان کے حقوق کے طور پر یا اپنے dependents (ڈی پنڈنٹس) کے حقوق کے طور پر دو لاکھ روپیہ خرچ کیا۔ آٹھ لاکھ روپیہ جو بچ گیا تھا اس میں سے مَیں نے تیرے بندوں کے مطالبہ پر (حکومت کے مطالبہ پر) جن کا کام منصوبہ بنانا اور ساری قوم کا خیال رکھنا ہے چھ لاکھ روپیہ ان کو دیدیا اور اس طرح کسی غیر کا کوئی حق میرے ذمّہ باقی نہیں رہا کیونکہ میرے ذمّہ جتنے بھی حقوق بنتے تھے وہ مَیں نے سارے کے سارے ادا کر دیئے۔ اب دو لاکھ روپیہ میرے پاس بچتا ہے مجھے اجازت دی جائے کہ جس طرح مَیں چاہوں اسے خرچ کروں۔ چاہوں تو شراب پیئوں عیش و عشرت میں اپنا وقت گزاروں یا نمائش کروں۔ اسراف یا ریا سے کام لوں۔ کیونکہ میرے جو حقوق تُو نے قائم کئے تھے وہ مجھے مل گئے اور تیرے بندوں کے جو حقوق تھے وہ ان کو مل گئے اس لئے اس دو لاکھ کے زائد روپے کو جائز یا ناجائز راہوں پر خرچ کرنے کی مجھے اجازت ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ایسے شخص سے فرماتا ہے کہ بیشک تُو نے اپنی اس ذمّہ داری کو نباہا کہ اپنے اور اپنے خاندان کے حقوق کو پورا کیا اور دوسروں کے بھی حقوق کو ادا کیا اور اس ذمّہ داری سے بھی سبکدوش ہو گیا۔ مگر

ان ساری ذمّہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد

جو تمہارے پاس مال بچ گیا ہے تم اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے حصول کا ذریعہ بناؤ اللہ تعالےٰ کے غضب کو مول لینے کا موجب نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف کام کرو گے تو اسکے نتیجہ میں تمہاری چاروں قسم کی قابلیتیں جن کی تفصیل پہلے خطبات میں بیان ہو چکی ہے کی صحیح اور کامل نشوونما نہیں ہو سکے گی بلکہ ان کی نشوونما میں روک پیدا ہو جائے گی۔ تمہارا اسراف کرنا، تمہارا ظلم کرنا۔ تمہارا ریا کرنا اور تمہارا نمائش کے طور پر اپنے زائد اموال کو خرچ کرنا یہ ساری چیزیں تمہاری قابلیتوں کو اُجاگر کرنے کا ذریعہ نہیں بنیں گی بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم بنا دیں گی۔ اس لئے اپنے زائد اموال کو اس رنگ میں خرچ کرو کہ تم پر اللہ تعالیٰ کے غضب کی نگاہ نہ پڑے بلکہ تم پر ہمیشہ اس کی رحمت اور اس کے پیار کی نگاہ پڑتی رہے۔

جس عذاب کا سورہ انعام میں ذکر کیا گیا ہے اس کا ایک حصہ تو اس دُنیا میں ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً یہی ہے کہ اگر ایک مسلم حکومت کسی کارخانے دار کو یہ کہے کہ چونکہ تم نے خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اپنے زائد اموال کو خرچ نہیں کیا اسلئے نئے کارخانے لگانے کی تمہیں اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت کا یہ فیصلہ ہی اس کی طبیعت کے لحاظ سے اس دُنیا میں اس کے لئے کافی عذاب ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کا یہی منشاء ہو کہ اس کو عذاب ہی ملے (اسکے غضب سے ڈرتے رہنا چاہیئے) تو اس سے بھی سخت تر عذاب میں بھی وہ مبتلا کر سکتا ہے کیونکہ اگر ذہنیت یہ ہو کہ جو مال ملا ہے وہ سب اپنے پاس ہی رکھنا ہے اور اس کو خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ نہیں بنانا تو پھر ایک وقت میں اگر اس کے اموال میں زیادتی کے جو راستے ہیں اگر ان کو بند کر دیا جائے تو یہ اس کے لئے ایک بہت بڑا عذاب بن کر رہ جاتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں یہ حکم دیا ہے کہ جب تم کوئی تدبیر کرو یا کوئی منصوبہ بناؤ اور تم اس کے لئے

نیک نیتی کے ساتھ اعداد و شمار اکٹھے کرو

کسی چیز کو پسِ پردہ نہ رہنے دو۔ جہاں جہاں بھی کسی چیز کی ضرورت تھی تم نے اسکے پورا ہونے یا پورا کرنے کے لئے فیصلے کئے اور تمہارا اس سے سوائے اس کے کوئی اَور مقصد نہیں کہ تم اس کے ذریعہ سے میری رضا حاصل کرو۔ اس لئے تمہارے یہ فیصلے میری صفات کے جلووں کے مظہر بننے کے لئے تھے اور پھر تم نے جو منصوبہ بنایا اس میں جزاء کے دو حصے ہیں۔ ایک کام کرنے والے کی اُجرت کا حصہ ہے جس کی ادائیگی "احسن الّذی کانوا یعملون" کے اصول کے مطابق اور با حسن ما کانوا یعملون کو مدِّنظر رکھتے ہوئے عمل میں آنی چاہیئے۔ اگر تمہیں اس اصول کی رُو سے تفصیل طے کرنے میں مشکل نظر آئے یعنی یہ مشکل کہ کسی کی تنخواہ کم اور کسی کی زیادہ ہو تو پھر مجموعی نفع میں حصہ دار بناؤ یعنی مزدوروں کی مقررہ تنخواہ یا اُجرت کے علاوہ ان کو حسنِ کارکردگی کے مطابق مجموعی نفع میں بھی شریک کرو۔ اور یہ تو کام کرنے والے کی اُجرت تھی اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے جلوے کے ماتحت۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کی صفت رحیمیت کا ایک اَور جلوہ تمہاری زندگیوں میں اس طرح بھی نظر آنا چاہیئے کہ ایسے کارخانہ دار جو اللہ تعالےٰ کی ہدایات کی پیروی کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے سب اقتصادی احکام کو عزّت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تم ان کی عزّت و احترام کرو اور انہیں مزید کارخانے لگانے کی اجازت دو کیونکہ وہ اپنے اور اپنے خاندان اور دوسرے لواحقین کے حقوق کی کماحقہٗ ادائیگی کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کو بھی پورا کرتے ہیں اور ان ذمّہ داریوں سے کماحقہٗ عہدہ برآ ہو جانے کی صورت میں ان کے پاس جو زائد اموال بچ جاتے ہیں ان اموال کو بھی اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق اس کی

مخلوق کی بہتری اور بہبودی کے لئے

خرچ کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جن کو اللہ تعالےٰ نے زائد اموال تو اس لئے عطا فرمائے تھے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی ہدایتوں کے مطابق جائز طریق پر خرچ کر کے اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے وارث بنیں۔ لیکن انہوں نے عقل سے کام نہ لیا۔ غفلت کے پردوں میں پڑے رہے اور اپنے زائد اموال کو ان راہوں پر خرچ کیا جن راہوں کو اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتا۔

فرمایا جب تک یہ دُنیا قائم ہے منصوبے تو بنتے رہیں گے جب بھی نیا منصوبہ بنے گا نئے کارخانے لگانے کی ضرورت پڑے گی ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور کہیں گے ہمارے پاس بڑا سرمایہ ہے ہمیں مزید کارخانے کھولنے کی اجازت دی جائے۔ ایسے وقت ان سے کہہ دیا جائے کہ تمہارے پاس جو سرمایہ ہے وہ ظلم کے نتیجہ میں جمع ہوا ہے اس کی تو تمہیں سزا ملنی چاہیئے نہ کہ انعام۔ انہیں نئے کارخانے لگانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔ البتہ ان لوگوں کو اجازت ملنی چاہیئے جنہوں نے اس سے قبل اپنے زائد اموال کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق خرچ کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان سے "اَلدِّین" کے معنوی لحاظ سے اقتصادیات سے تعلق رکھنے والے جو گیارہ مطالبے کئے ہیں۔ میں نے ان مطالبات پر مشتمل اقتصادی مضمون کو اختصار کے ساتھ اس کی محض اصولی باتوں کو بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ اب

اس مضمون کے دو حصے باقی رہ جاتے ہیں

ایک تو وہ جن کا حق (ابھی تو اصولی طور پر بتایا تھا کہ دوسروں کا بھی حق پیدا ہو جاتا ہے) اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے یعنی ان لوگوں کے متعلق بتانا باقی رہ جاتا ہے۔ جن کے حقوق یا ضروریات اسی طرح کی ہوتی ہیں جس طرح دوسرے صاحب اموال کی ہوتی ہیں مگر اس دنیا میں دنیوی نظاموں کے ماتحت عدم انصاف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے وہ محروم رہ جاتے ہیں یا جن کو بھیک منگا ہونے پر مجبور ہونا پڑتا ہے یہ کون کون سے لوگ ہیں۔ قرآن کریم نے ان کا اصولی طور پر ذکر فرمایا ہے۔ غرض ایک تو ان لوگوں کے متعلق ذکر کرنا باقی رہ گیا ہے اور دوسرے اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے کہ قرآن عظیم کا یہ سارا مضمون سورۂ فاتحہ میں بھی پایا جاتا ہے اس لئے میں نے ارادہ کیا تھا کہ اس سارے مضمون کا خلاصہ اور اجمال سورہ فاتحہ کی تفسیر میں بیان کر دوں تاکہ یہ ساری باتیں اکٹھی ہو کر سامنے آجائیں۔ یہ دو مضامین ابھی باقی ہیں جن پر انشاء اللہ آئندہ روشنی ڈالوں گا۔

نیا سال اور نیا عزم

خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ گذشتہ سال ... کے قریب ایسی مجالس تھیں جنہوں نے اپنا بجٹ .. فیصد ادا کر دیا تھا تمام ایسی مجالس کو چاہیئے کہ وہ اپنا معیار قائم رکھنے کے لئے ایک نئے عزم اور ولولے سے کام شروع کریں اور جو مجالس گذشتہ سال کسی وجہ سے اپنا بجٹ پورا نہیں کر سکیں ان کو گذشتہ بقایا اور بجٹ سال رواں پورا کرنے کا عزم کر کے ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیئے تاکہ سال کے آخر پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تاریخ اسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی الٰہی کی ابتداء

(مکرم ملک رفیق احمد صاحب ربوہ)

وحی کے اصل معنی اشارۃ۔ کتابۃ۔ الرسالۃ۔ الالہام کلام خفی اور ہر اس کلام کے ہیں جو القاء ہو اور شرعی اصطلاح میں کلام اللہ کا نام ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے انبیاء پر نازل ہوتا ہے۔ وحی کبھی تو صلصلۃ الجرس (گھنٹی کی گونج) کی مانند نازل ہوتی ہے اور یہ بہت ہی سخت ہوتی ہے اور جب وہ جدا ہوتی ہے تو اس وقت وہ بات یاد ہو چکی ہوتی ہے اور بعض اوقات فرشتہ آدمی کی شکل میں متمثل ہو کر کلام کرتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :-

وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

(بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدءُ الوحی الیٰ)[۲]

یعنی میں نے سخت سردیوں کے دنوں میں وحی کو نازل ہوتے دیکھا وہ بیان کرتی ہیں کہ جب حالت دور ہوتی تو اس وقت آپ کی پیشانی پر پسینہ بہہ رہا تھا۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر پہلے نیند میں رؤیا صالحہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ آپ کی رؤیا بعد میں پوری ہو جاتیں۔ ان ایام میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اپنے اہل سے الگ ہو کر کئی کئی دن تک عبادت میں معروف رہتے تھے ان ایام کے لئے اپنے ساتھ خوراک بھی لے جاتے اور جب خوراک ختم ہو جاتی آپ واپس حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لاتے اور مزید زاد راہ لے جاتے یہاں تک کہ ایک دن فرشتہ آیا اور اس نے آپ کو پڑھنے کے لئے کہا آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا اس پر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھینچا۔ پھر چھوڑ کر کہا کہ پڑھو آپ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا اس نے پھر حضور کو بھینچا - - - - - - - - - - پھر تیسری دفعہ بھی اسی طرح ہوا پھر فرشتہ نے کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي انہوں نے آپ کو کمبل اوڑھا دیا یہاں تک کہ آپ کی گھبراہٹ دور ہوئی۔ آپ نے تمام حالات اُن کے سامنے بیان کئے اور فرمایا لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي (میں اپنی جان کے متعلق خوف کھاتا ہوں) اس پر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا :-

كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

(بخاری کتاب بدء الوحی باب کیف کان بدءُ الوحی ..الخ)[۳]

خدا تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ ہرگز تمہیں ضائع نہ کرے گا۔ آپ تعلقات کو قائم کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں معدوم کے لئے کماتے ہیں مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی طرف تکالیف اور مصائب برداشت کرتے ہیں

اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ (ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہؓ کے چچا تھے) اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سامنے تمام واقعہ بیان کیا۔ اس پر انہوں نے کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ کاش اس وقت میں زندہ ہوتا جب تیری قوم تجھے نکال دے گی۔ جبرائیل رمضان المبارک میں آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ...... الخ

(بخاری حصہ اول کتاب بدء الوحی ص۳)

کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سخاوت کرنے والے تھے۔ اور رمضان میں خاص طور پر آپ سخاوت کیا کرتے تھے اور حضرت جبرائیل آپ کے پاس رمضان میں ہر رات کو آتے اور قرآن کریم کا دور کرتے۔

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا دواخانہ طب جدید ربوہ

انعامات و وظائف ملنے کی خوشی میں

محترم مولانا ابو العطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ تحریر فرماتے ہیں:-

"میری بچیوں عزیزہ امۃ الحکیم لیئیقہ نور بنت ایم جامعہ نصرت، عزیزہ امۃ السمیع درشندہ فرسٹ ایئر جامعہ نصرت اور عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ جماعت دہم نصرت ہائی سکول نے اپنی کامیابیوں اور انعامات و وظائف پانے کی خوشی میں مجموعی طور پر پچاسی روپے پیش کئے ہیں۔ تاکہ مساجد بیرون ممالک میں خرچ کئے جائیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک کے مطابق یہ رقم ارسال ہے۔"

اللہ تعالیٰ مخدومی مولانا صاحب اور ان کی صاحبزادیوں کی اس قربانی کو شرفِ قبولیت بخشے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خدا کرے ہماری جماعت کے جملہ طلباء و طالبات اور ان کے والدین سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کے مطابق ہر خوشی کے موقعہ پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستِ دعا

میرا بھانجہ رفیق احمد بشارت ولد نور احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمہ سٹہ بعمر چھ ماہ سے ٹانگ میں درد کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ تقریباً ایک ماہ سے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہے حالت سخت تشویشناک ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ بچہ کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(منیر احمد سنوری سمہ سٹہ)

سعادت حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ

مومن سعادت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اطفال الاحمدیہ کے لئے سعادت دارین حاصل کرنے کا ایک نیا موقعہ یہ پیدا ہوا ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے کہ وہ ۲۶ دسمبر سے پہلے پہلے سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے سعادت حاصل کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اٹھہتر واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

اعلان نکاح

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت مورخہ ۵ نبوت (نومبر) ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کو برادرم مکرم غلام مصطفیٰ صاحب محسن منیجر رائل ٹریول سروس ربوہ (ابن چوہدری غلام رسول صاحب آف پیر محل) کا نکاح ہمراہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ (دختر عطاء اللہ صاحب مرحوم) سے تین ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک میں بعد از نماز مغرب پڑھا۔ محترمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرانے خادم مکرم منشی محمد صاحب کی نواسی ہیں۔ احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(شہزادہ قمر الدین مبشر دار الصدر غربی ربوہ)

خوشخبری

ربوہ میں بین الاقوامی ہوائی سفر سروس ایسوسی ایشن کا ذیلی دفتر قائم ہوگیا

احباب جماعت یہ اعلان پڑھکر انتہائی مسرت محسوس کریں گے کہ انٹرنیشنل ائیر ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کی سیلز ایجنٹ "رائل ٹریول سروس سرگودھا و لائلپور کے ذیلی دفتر کا (گولبازار) ربوہ میں افتتاح ہو چکا ہے اور اب آپ دنیا کے جس ملک کا فضائی ٹکٹ لینا چاہیں۔ براہ راست اس دفتر کے ذریعہ حاصل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ دفتر پاسپورٹ اور ویزے بنوانے کی خدمات بھی انجام دے رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی ٹکٹ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خریدی بعد ازاں متعدد احباب اس وقت تک انگلینڈ کویت اور افریقہ میں تشریف لے جا چکے ہیں۔ فضائی سروس کے اس ذیلی دفتر کا قیام ربوہ کی عالمی شہرت کا سنگ میل اور خدا تعالیٰ کی خداداد تجلیات کا ایک انقلابی دور ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

خادم ملت:- جی ایم محسن منیجر رائل ٹریول سروس آفس (گولبازار) ربوہ

جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر

الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم اور اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات آرڈر بھجوانے چاہئیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

فاؤنٹن پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے۔

حب اطہر امراض اطہرا کی شہرۂ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰/- روپے فی تولہ ۲/- روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

"وقف جدید" کے زیر انتظام "ہندوؤں میں تبلیغ اسلام" میں حصہ لینے والے احباب اور جماعتیں!

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے زیر انتظام "ہندوؤں میں تبلیغ اسلام" کے لئے مجلس وقف جدید کے فیصلے کے مطابق ۴۰۰۰/- روپے کا بجٹ مقرر کیا گیا تھا۔ گذشتہ سال اس مد میں صرف ۱۵۶۱/۳۰ روپے کی آمد ہوئی تھی۔ مگر اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مد میں تقریباً تین ہزار روپے کے قریب آمد ہو چکی ہے۔ جن جماعتوں اور افراد نے اس مقصد کے لئے اس عظیم الشان مہم میں حصہ لیا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

۱ـ	جماعت احمدیہ	کراچی	.. ——	۱۵۰۰	روپے
۲ـ	"	" لاہور تمام ملحقہ جات	.. ——	۶۹۷	"
۳ـ	"	" سرگودھا	.. ——	۱۱۵	"
۴ـ	"	" کوئٹہ	.. ——	۹۸	"
۵ـ	"	" وزیرآباد	.. ——	۲۳۵	"
۶ـ	حسن ابدال	حسن ابدال	.. ——	۵۲	"
۷ـ	بیگم صاحبہ جناب وزیر بخش صاحب میانی		.. ——	۱۰	
۸ـ	صاحبزادہ مرزا مسعود احمد صاحب ربوہ		.. ——	۵	
۹ـ	مکرم صفی اللہ خان صاحب بذریعہ ناظم صاحب جائیداد ربوہ		.. ——	۳۰	

(باقی)

رمضان المبارک کا خاص پروگرام

رمضان کے مبارک ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی خاتون اور ہر احمدی بچی سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرے اور مرکزی لجنہ کو اطلاع دیں۔ صدر لجنہ مقامی کا فرض ہے کہ عید کے بعد اگر اس سے قبل یاد کر لیں تو یاد کرنے والیوں کے ناموں سے مطلع کریں۔ ناصرات کے ناموں کی فہرست علیحدہ ہو اور مستورات کی علیحدہ۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

کہ

میں نے اپنی زندگی اور ہوش و حواس میں اس فانی دنیا کے ہر قسم کے بار سے اپنے کندھوں کو ہلکا کر دیا ہے۔ اب میں نے کسی کا کچھ نہیں دینا۔ جو کچھ میری دنیاوی متاع تھی وہ میں نے اپنے بچوں میں تقسیم کر دی ہے اور اب میں ہر طرح سے مطمئن اور آزاد ہوں۔ میرا کاروبارِ خدمت جو دواخانہ کی شکل میں تھا میں نے اپنے دو بچوں حکیم عبدالحمید اور نواز احمد جان کے حوالے کر دیا ہے اور وہی اسے میرے خطوط پر چلانے اور بڑھانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس دواخانہ کو شروع کرتے وقت جو نصائح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمائی تھیں وہ میں نے ان دونوں بچوں تک پہنچا دی ہیں۔ دوستوں سے میری درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو ان ہدایات پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت اقدس کا لگایا ہوا خدمت خلق کا یہ پودا پھولتا اور پھلتا رہے۔ میرا مولیٰ ہر احمدی کو اطمینان اور خوشنودی کی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ گوجرانوالہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۳/- روپے
(مینیجر)

قند شفاء
جوشاندہ کی ترقی یافتہ شکل
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
بہترین دوا
گرم پانی میں حل کرکے پئیں
قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

لائل پور
میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کی صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ میٹ بستر فرشی دریاں کھیس تولیے جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

شکریہ احباب

میری اہلیہ مرحومہ مغفورہ کی وفات پر احباب کی طرف سے کثرت سے تعزیت نامے موصول ہوئے ہیں۔ حتی الوسع جملہ احباب کو فرداً فرداً جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ممکن ہے۔ بعض دوستوں کو جواب نہ بھیجا جا سکا ہو۔ لہٰذا بذریعہ روزنامہ الفضل جملہ احباب کی خدمت میں ان کے اظہار ہمدردی و تعزیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور ساتھ ہی ان سے اہلیہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

محمد عبدالغنی سینئر سپرنٹنڈنٹ کمشنر آفس لاہور

بواسیر خونی و بادی کیلئے کیور سسٹم کی
حیرت انگیز ایجاد!
"پائلز کیور"
PILESCURE
تسلی کیلئے نمونہ کی خوراک بالکل مفت حاصل کریں مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۱/۵۰
ستاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن بڑے بڑے شہروں کے اچھے میڈیکل سٹورز یا براہ راست ہم سے طلب کریں
کیور ٹیوٹیڈ بیس کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

تریاق معدہ معدہ اور پیٹ کی بیماریوں کیلئے مفید دوا قیمت فی شیشی ۲/- روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ / گول کچہری بازار لائلپور

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ ۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳

ضروریات مرغی خانہ

مثلاً بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں، مرغیاں، خوراک
اجزا لئے خوراک وغیرہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے حاصل کریں (مینجر)

تریاقِ سلیمانی

بد ہضمی۔ ہیضہ۔ اسہال متلی اور قے کا

فوری علاج

قیمت ایک روپیہ دو روپیہ چھ روپیہ
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

اراضی برائے فروخت

پچاس ایکڑ نہری اراضی مٹھہ ٹوانہ ریلوے سٹیشن سے صرف تین میل کے فاصلہ پر برلب میانوالی سرگودہا روڈ واقع ہے پانی وافر ہے ڈیرہ جات اور سٹور بھی موجود ہیں۔ زمین زرخیز اور باموقع ہے۔ خواہشمند خریدار مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

شاہد احمد خان معرفت پرائیویٹ سیکرٹری حضرت اقدس ربوہ

خونی و بادی
بواسیر
کا کامیاب تسلی بخش علاج
نیو پائلمز کورس قیمت -/۸
تیار کردہ شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ
پیور امیڈیسن کمپنی ۲۵ نسبت روڈ۔ لاہور

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ مطابق ۲۹ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ میری بڑی لڑکی عزیزہ بشریٰ جبیں ملک بی ایس سی کا نکاح ہمراہ عزیزم میاں محمد اظہر صاحب ایم ایس سی اے آئی آر آئی لندن سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی نے پڑھا اور اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی عزیزہ بشریٰ جبیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت میاں اسلام احمد صاحب مرحوم بھیروی کی پڑپوتی ہیں۔

عزیزم میاں محمد اظہر صاحب مکرم میاں حیات محمد صاحب مرحوم انجینئر کے فرزند ارجمند ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

کیپٹن ملک محمد اسحٰق ابن مکرم ملک محمد حیات صاحب بھیروی ۱۷ ۲ روش مراہ رضا شاہ پہلوی۔ راولپنڈی شہر

تبلیغی و علمی مجلہ

الفرقان ربوہ

ماہنامہ جدید

قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں
سالانہ چندہ صرف -/۶ روپے
(مینجر)

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن کے لئے اکسیر ہے

بے بی ٹانک

بچوں کے دست قے وغیرہ کے لئے بے نظیر ہے

بے بی ٹانک

مٹی کی عادت چھڑانے کے لئے اپنی مثال آپ ہے

بے بی ٹانک

بچوں کی دانت نکالنے کی جملہ تکالیف کے لئے لاثانی دوا ہے

بے بی ٹانک

بچوں کی نشوونما کے لئے بہترین ٹانک ہے
پیکنگ -/۳ ۵ ۱۳ تفصیلی لٹریچر بالکل مفت منگوائیں
کیمبرج ہومیوپیتھک میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ گولبازار۔ ربوہ

تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ

تذکرہ ایڈیشن سوم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا۔ اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اول اور دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایک صد بانوے ۱۹۲ صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے صفحات ۱۰۰۰ سائز $\frac{20\times26}{8}$ کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ: الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹلزم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کرکے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے، کارڈ آنے پر مفت، پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر، ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ لاہور، فون ۵۲۶۲۳

ساہیوال کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ محمد ابراہیم صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل مسجد احمدیہ ساہیوال سے طلب فرمائیں۔ (مینجر)

ہمدرد نسواں رحجب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۱۲ ار نبوت تا ۱۷ ار نبوت ۱۳۴۸ھ

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے اوائل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کسی قدر ناساز رہی۔ نیز حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو بھی گردہ میں سوزش نیز ضعف کی تکلیف رہی۔ اس کے بعد طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہو گئی۔

احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایّام میں حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ ماہ رمضان المبارک میں حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے ہوا کریں گی۔ احباب اپنے نام دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ۹ بجے سے ½۹ بجے تک لکھوا دیا کریں۔ ملاقات کے دن حسب سابق اتوار تا جمعرات ہیں۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۴ ار ماہ نبوت کو نماز جمعہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ حضور نے سورہ بقرہ کی آیت وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ...... الخ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کر کے صبر اور صلوٰۃ کے نہایت وسیع معانی و مطالب پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کو صبر کا مہلینہ قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے صبر کے مفہوم میں رمضان کی وہ تمام عبادات اور مجاہدات بھی شامل ہیں۔ جو رمضان کے ساتھ خاص ہیں اور جن پر گزشتہ خطبہ جمعہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ حضور نے رمضان اور صبر کے باہمی تعلق نیز رمضان کی مخصوص عبادات اور ان کے عظیم الشان ثمرات کو تفصیل سے واضح فرمایا

۴۔ ربوہ ۶ ار رمضان (۱۷ ار نومبر)۔ یکم رمضان المبارک ۱۳۸۹ ہجری (مطابق ۱۲ ار نومبر ۱۹۶۹ء) سے مسجد مبارک میں نمازِ تراویح نیز قرآن مجید اور بخاری شریف کے خصوصی درسوں کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ نماز تراویح امسال بھی مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی پڑھا رہے ہیں۔ روزانہ نماز فجر کے بعد بخاری شریف کا درس محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دیتے ہیں نیز نماز ظہر کے بعد ½۱ بجے سے پونے چار بجے سہ پہر تک قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ اس درس کا آغاز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے یکم رمضان کو سورہ فاتحہ سے کیا تھا آپ نے سورہ آل عمران رکوع ۱۱ تک ۳ ار رمضان کو اپنے حصہ کا درس مکمل کیا۔ آپ کے بعد ۴ ار اور ۵ ار رمضان کو محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے اور ۶ ار رمضان (۱۷ ار نومبر) کو ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے درس دیا اور اس طرح سورہ مائدہ کے آخر تک درس مکمل کیا۔

ربوہ کی بعض اور مساجد میں بھی نماز تراویح ادا کی جا رہی ہیں مسجد ناصر (رحمت بازار) میں مکرم حافظ محمد یعقوب صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب روزانہ نماز فجر کے بعد حدیث شریف کا درس دیتے ہیں۔

۵۔ الحمد للہ کہ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا الحاق ایم ایس سی فزکس کے لئے (۸ ار نومبر کے اجلاس میں) منظور کر لیا ہے۔ لاہور سے باہر پنجاب یونیورسٹی سے ملحق ہمارا کالج پہلا کالج ہے جہاں ایم ایس سی فزکس کا انتظام ہے۔ داخلہ اسی سال سے ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کالج کے لئے اس الحاق کو سنگ میل بنائے اور آئندہ مزید ترقیات کے سامان کر دے اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

۶۔ رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ بخیر و عافیت انڈونیشیا پہنچ گئے ہیں۔ وہاں کے مقامی احباب نے مکرم مولوی صاحب کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا وہاں جانا مبارک کرے اور آپ کو پیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایّام میں تزکیہ نفس اور روحانی ترقی کے لئے خاص طور پر عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خدا تعالیٰ کے حصولِ قرب کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت بلکہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ فطرانہ کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے غلہ نہ ہونے کی صورت میں اسی قدر غلہ کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت قریباً ڈیڑھ روپیہ ہے لہٰذا فطرانہ کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتے ہیں۔

ربوہ کے سوا تمام جماعتیں حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ ازراہ کرم براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام بھجوائیں۔ باقی رقم مقامی غرباء و مساکین میں تقسیم کر دی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم پھر بھی بچ رہے تو وہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ فطرانہ کی رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے رمضان کے شروع ہی میں ادا کر دیا جائے تاکہ بروقت تقسیم ہو سکے۔

۲۔ عید فنڈ کی ادائیگی کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے جاری ہے اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ مقرر تھی۔ اب روپے کی قیمت بہت گر چکی ہے اور آمدنیاں بھی بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے اخلاص کا تقاضا یہ ہے کہ ہر احمدی دوست عید فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔

عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس میں سے کوئی حصہ بغیر حصولِ اجازت مقامی ضروریات پر خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ تمام وصول شدہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جلسہ سالانہ پر علیحدہ رہائش کے خواہشمند احباب

یکم دسمبر تک مطالبات بھجوا دیں

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے جو احباب کسی مجبوری کے پیش نظر جماعتی رہائش گاہوں میں قیام نہ کر سکتے ہوں انہیں اپنے کوائف یعنی تعداد، مکمل پتہ وغیرہ نظامت مکانات کو یکم دسمبر سے قبل ارسال کر دینا چاہئیں تاکہ بروقت الاٹمنٹ ہو سکے اور عید کے بعد اس کی اطلاع بذریعہ ڈاک انہیں بھجوائی جا سکے۔

(ناظم مکانات)

اطفال الاحمدیہ کے لئے مختصر رپورٹ فارم

دیہاتی مجالس کی سہولت کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک مختصر رپورٹ فارم تیار کرایا ہے جن مجالس کو سابقہ رپورٹ فارم پُر کرنا مشکل نظر آتا ہو انہیں چاہیئے کہ مرکز سے مختصر رپورٹ فارم طلب کریں۔ قائدین اضلاع اس سلسلہ میں ضرورتمند مجالس کی نشاندہی فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)